پارب ٹریول گرانٹ نے عالمی سطح پر پاکستانی سائنسدانوں کو نمائندگی کا موقع دیا

صرف 2 سال کے مختصر عرصے میں تقریباً 100 سائنسدانوں نے بین الاقوامی سطح کے پروگرامز میں شرکت کی۔ ان پروگرامز میں شرکت کرنے سے نہ صرف سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ اداروں کے درمیان مضبوط روابط بھی قائم ہوتے ہیں جو مستقبل میں تحقیق کے اہم مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان پروگرامز میں شرکت سائنسدانوں کی Capacity Building میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

مریم نصیر، ریسرچ پبلکیشنز آفیسر پنجاب ایگری کلچرل ریسرچ بورڈ

ایسے تمام سائنسدان جن کے ریسرچ پیپرز بین الاقوامی سطح پر نمائندگی کے لیے منظور ہو جاتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیپرز کو Present کرنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر منعقدہ سیمینارز، ورکشاپس اور کانفرنس میں ضرور شرکت کریں۔ ہر سائنسدان کے پاس اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اتنے وسائل نہیں ہوتے۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر پنجاب ایگری کلچرل ریسرچ بورڈ (پارب) نے سائنسدانوں کو بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی نمائندگی کرنے اور اپنا پیپر Present کرنے کے لیے ٹریول گرانٹ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ جس کی بدولت صرف 2 سال کے مختصر عرصے میں تقریباً 100 سائنسدانوں نے بین الاقوامی سطح کے پروگرامز میں شرکت کی۔ ان پروگرامز میں شرکت کرنے سے نہ صرف سائنسدانوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ اداروں کے درمیان مضبوط روابط بھی قائم ہوتے ہیں جو مستقبل میں تحقیق کے اہم مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان پروگرامز میں شرکت سائنسدانوں کی Capacity Building میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

پاکستان میں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سسٹم کمزور ہونے کی وجہ سے سائنسدان بہت سے سہولیات سے محروم ہیں۔ اگر مختلف ممالک کے R & D سیکٹر پر خرچ ہونے والے اخراجات کا تخمینہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ پاکستان ان سب سے پیچھے ہے۔

ملک کا نام	R & D اخراجات (GDP میں)	کل سائنسدان (پر ملین)
جاپان	3.4%	5546
امریکہ	2.6%	4651
سنگاپور (کل آبادی لاہور سے بھی کم)	2.5%	5713
چائنہ	1.4%	926
ترکی	0.8%	577
انڈیا	0.88%	140
پاکستان	0.59%	162

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں ریسرچ کے شعبے میں اخراجات کی پوزیشن کیا ہے۔ ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ آج خرچ کیے ہوئے کچھ روپے مستقبل میں بہت منافع بخش ثابت ہوں گے۔ پاکستان کو اللہ نے قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے۔ تحقیق کے شعبے میں تھوڑی سی محنت اور کوشش سے ہم اپنی خوراک میں خودکفیل ہونے کے علاوہ برآمدات میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔

پچھلے دو مہینوں میں جو سائنسدان بین الاقوامی پروگرامز میں شرکت کر کے واپس آئے ان کی مختصر سی تفصیل ان کی رپورٹ کی زبانی یہاں بیان کی جا رہی ہے۔

لاہور یونیورسٹی آف ویٹرنیری اینڈ اینمل سائنسز (UVAS) کے تین اسسٹنٹ پروفیسرز ڈاکٹر عقیل جاوید، ڈاکٹر متین الرحمٰن اور ڈاکٹر محمد حسن مشتاق نے "2nd International Congress of Food Hygiene" میں شرکت کی اور اپنے ریسرچ پیپرز Present کیے۔ کانفرنس ایران میں منعقد کی گئی اور اس کا بنیادی مقصد گلوبل فوڈ سیفٹی تھا۔ کانگرس نے دنیا بھر کے سائنسدانوں کو ایک جگہ اکٹھے ہونے، آپس میں بہترین روابط قائم کرنے اور فوڈ سیفٹی کے متعلق حالیہ ریسرچ پر اظہارِ رائے کرنے کا بہترین موقع فراہم کیا۔ ڈاکٹر متین الرحمٰن نے کانگرس سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بدولت ریسرچ کے کچھ نئے پہلو جات سامنے آئے جو کہ پوسٹ گریجویٹ اسٹوڈنٹس کو ریسرچ ورک کروانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں ریسرچ کا معیار بین الاقوامی اداروں کی نسبت بہت کمزور اور سہولیات سے محروم ہے۔ کانگرس میں بہت سے پروفیسرز نے اپنے اسٹوڈنٹس کو presentation کا موقع دیا جو کہ یقیناً ان کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا جب کہ پاکستان میں اسٹوڈنٹس کے لیے ایسا کوئی پلیٹ فارم موجود نہیں۔ ڈاکٹر متین الرحمٰن نے پاکستان کے ریسرچ اداروں کو بین الاقوامی اداروں کے ساتھ روابط بڑھانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

ڈاکٹر محمد حسن مشتاق نے کہا کہ پاکستانی یونیورسٹیز ریسرچ کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں جن کی وجہ سے ہمارے تحقیق کے نتائج میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر تحقیقی منصوبہ شروع کرنے سے پہلے اس کا پائلٹ ٹیسٹ ضروری ہے۔ انہوں نے پارب کے اس اقدام کا شکریہ ادا کیا جس کی وجہ سے سائنسدانوں کو بین الاقوامی پروگرامز میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ انہوں نے پارب سے گزارش کی کہ بین الاقوامی ریسرچ ٹریننگز میں اسٹوڈنٹس کی شمولیت کو ممکن بنانے کے لیے بھی فنڈز مہیا کیے جانے چاہیے۔

ڈاکٹر نور خان اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف ویٹرنیری اینڈ اینمل سائنسز لاہور نے بین الاقوامی کانفرنس " World Aquaculture for changing world" میں اپنا ریسرچ پیپر present کرنے کے لیے شرکت کی۔ کانفرنس کا انعقاد برازیل میں کیا گیا تھا۔ Aquaculture دنیا میں ایک اہم سیکٹر مانا جاتا ہے۔ اس کا زراعت سے بھی گہرا تعلق ہونے کی وجہ سے فارمنگ پریکٹسز کو بھی بہتر کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر نور نے کہا کہ ہمیں بین الاقوامی معیار کے مطابق ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک پوسٹ گریجویٹ اسٹوڈنٹس کو ایسی کانفرنسز میں شرکت کے مواقع فراہم کرتے ہیں جب کہ پاکستان میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مستقبل کے معمار اور Future Researchers کی حیثیت سے اسٹوڈنٹس تحقیق کی نئی مہارتیں سیکھ کر اس نظام میں جدت متعارف کروائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ مستقبل میں Pakistan Fisheries and Aquaculture Society بنانے کا عزم رکھتے ہیں جو پاکستان میں نہ صرف اس سیکٹر کی بہتری میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ بین الاقوامی سطح کے پروگرام پاکستان میں انعقاد کروانے کا اعزاز بھی حاصل کرے گا۔

ڈاکٹر ندیم اختر عباسی چیرمین پروفیسر Arid ایگری کلچر یونیورسٹی راولپنڈی نے IV-Postharvest Unlimited کی کانفرنس، جو کہ امریکہ میں منعقد کی گئی تھی۔ کانفرنس کا مقصد ٹیکنالوجی اور نئی سائنسی تحقیق سے متعلق اہم مسائل پر بات چیت کرنا تھا۔ ڈاکٹر ندیم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پھلوں اور سبزیوں کی کوالٹی بین الاقوامی معیار کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے عالمی منڈی میں منافع بخش نہیں ہے۔ صارفین کو بہترین کوالٹی کا پھل پہنچانے کے لیے پھلوں کی حفاظت، پیکنگ، گریڈنگ بہت اچھی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق کے ذریعے ایسا معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جس سے پھلوں اور سبزیوں کی کوالٹی دیر تک برقرار رہ سکے اور عالمی منڈی سے کثیر زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ ثابت ہو۔

پارب نے بعد از برداشت کے مسائل پر قابو پانے کے لیے چار اہم منصوبہ جات تشکیل دیئے ہیں جن پر کام کامیابی سے جاری ہے۔ ان میں سے پہلا منصوبہ "سبزیوں اور پھلوں کی تازگی برقرار رکھنے کے لیے Controlled Atmosphere Technology کا استعمال" دوسرا منصوبہ "آم کے پھل کو برآمد کرنے کے لیے Hot Water Treatment کے ذریعے ان کو بیماریوں اور کیڑوں سے پاک کرنے کا طریقہ ایجاد کرنا"، تیسرا منصوبہ "سبزیوں اور پھلوں کو زیادہ عرصہ تازہ رکھنے کے لیے ان پر خاص محلول کی تہہ چڑھانے کے لیے مقامی میٹریل کی تیاری" اور چوتھا منصوبہ کی اشیاء کی ویلیو ایڈیشن بڑھانے سے متعلق ہے۔ ان منصوبہ جات پر کامیابی سے کام جاری ہے اور نتائج یقیناً حوصلہ افزاء ہوں گے۔

مریم نصیر
ریسرچ پبلکیشنز آفیسر
پنجاب ایگری کلچرل ریسرچ بورڈ
3rd فلور، ZTBL بلڈنگ، 47، دی مال روڈ
لاہور فون: 042-37232744
فیکس: 042-37247594
ای میل rpo@parb.gop.pk
ویب سائٹ: www.parb.gop.pk

پاکستان کے سب سے بڑے ہفت روزہ اخبار
وٹرنری نیوز اینڈ ویوز کا ایک انقلابی قدم
LPIN
Editor in Chief
DR. KHALID MAHMOOD SHOUQ
24 گھنٹے تازہ خبریں!
دنیا بھر کی معلومات!
پولٹری اور لائیو سٹاک کا پاکستان میں سب سے بڑا انفارمیشن نیٹ ورک
اب دنیا آپ کے قدموں میں
www.groups.yahoo.com/group/livepoultry